# دعوۃ اکیڈمی کے اسلامی تربیتی پروگرام میں چیئرمین کونسل کا خطاب

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے سیمینار روم میں ۶۷ ویں اسلامی تربیتی پروگرام برائے ائمہ وخطباء مسلح افواج کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے کہا کہ دنیا میں یہ اصول مسلم ہے کہ ہر موجد اپنی ایجاد کے بہتر سے بہتر استعمال اور حصول مقاصد کے لیے کچھ اصول گائیڈ بک کی صورت میں بتاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو تخلیق کرنے کے بعد انسان کو بہترین زندگی گزارنے اور مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے قرآن کریم کی شکل میں اصول وقوانین مہیا کر دیئے ہیں۔ اگر انسان اس پر عمل پیرا ہو تو پوری انسانیت کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب انسان یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس کا خالق و مالک اور رازق اللہ ہے تو پھر انسانی وجود کی حکمتیں، انسان کی طرز بود و باش، رہن سہن کے طریقے اور معاملات زندگی میں بھی انسان اللہ ہی کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کا پابند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہدایت کا مجموعہ قرآن اور عمل کا نمونہ حضور ﷺ کی سیرت اور سنت ہے۔

اتحاد عالم انسانیت کے حوالے سے مولانا محمد خان شیرانی نے اصول فقہ کی روشنی میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ نہ ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد کا راستہ روک سکتا ہے اور نہ ایک مجتہد کے لیے دوسرے مجتہد کا اجتہاد واجب العمل ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دوسروں پر اپنے اجتہاد کو لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم اصول فقہ کے اس اصول کو اپنائیں تو انتشار کی جگہ وحدت پیدا ہوگی۔ چیئرمین کونسل نے کہا کہ قرآن وسنت میں جا بجا ثواب کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے جو مبہم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن وسنت انسانیت کو سکھاتا ہے کہ انسان کا اصل گھر جنت ہے جس سے یا تو انسان خود نکلا ہے یا نکالا گیا ہے اور اگر زندگی کے سفر کو ایسے راستے پر طے کرے جس سے واپس اپنے گھر پہنچ جائے تو یہی ثواب ہے۔ اس کے مقابل عذاب یہ ہے کہ انسان کچھ بھی کرلے گھر واپس نہیں پہنچ پائے گا۔ عقاب یہ ہے کہ جتنا عمل اور کوشش کرتا رہے پیچھے ہی جائے گا، آگے نہیں جا سکتا اور اطاعت یہ ہے کہ مالک وخالق اور اس کے پیغمبر محترم ﷺ نے جو راستہ اور طریقہ بتایا اسی پر عمل کرے، روگردانی نہ کرے۔ اب اگر کوئی قرآن کے اصولوں کی پیروی نہ کرے اور سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل نہ کرے تو وہ جنت اور واپس اپنے گھر جانا ہی نہیں چاہتا تو ایسے انسان کا کیا حل ہے۔

امت مسلمہ کے خلاف بین الاقوامی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج مغربی ممالک اپنے تمام وسائل کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکے ہیں جس کی مثال ۱۹۴۹ء میں قائم ہونے والی نیٹو فورس ہے جس میں ۲۸ مغربی ممالک کی فوجیں شامل ہیں۔ قیام کے وقت اس کے مقاصد یہ تھے کہ روس اور مارکسزم کو اپنی حدود میں محصور کیا جائے اور یہ مقاصد روس کے ٹوٹنے پر حاصل ہو گئے تو پھر نیٹو کے وجود کا کیا جواز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مغربی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف متحد ہیں۔ ایسے وقت میں حالات کا تقاضا ہے کہ آپ خطباء خود بھی حالات سے آگاہ ہوں اور اپنے مقتدیوں کو بھی حالات سے آگاہ کریں۔